الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ

متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

Name :> **Farhan Abdul Razzak**

Address :> **karachi-pakistan**

Subject :> **HARAM-HALAL**

Writer :> عبدالواحد

Serial No :> **9795**

Fatwa No :>

Date :> **9/23/2010**

Email :>

As-Salam Alikum,
Mere Walid ko kuch cheezaian (aik theli main) jis main 2 china mobile aur 3 gharian aur kuch saman thaa jisay woh ley aye aur woh cheezain zere istemaal aaa gayeen hain. mera sawal yeah hai k ab kiya kerna chayeh jub k woh cheezain hamari nahin uar asal malik tuk ponchnaa bhee mumkin nahin? agar kabhi koi cheez milay to kiya kearian?

السلام علیکم: میرے والد کو کچھ چیزیں (ایک تھیلی میں) جسمیں دو۲ چائنہ موبائل اور تین۳ گھڑیاں اور کچھ سامان تھا جسے وہ لے آئے اور وہ چیزیں زیر استعمال آگئی ہیں میرا سوال یہ ہے کہ اب کیا کرنا چاہیئے جب کہ وہ چیزیں ہماری نہیں اور اصل مالکان تک پہنچانا بھی ممکن نہیں؟ اگر کبھی کوئی چیز ملے تو کیا کریں؟۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اس طرح کی اشیاء بحکم لقطہ ہیں جبکہ لقطہ کا حکم یہ ہے کہ ایسی اشیاء کو اصل مالکان تک پہنچانا لازم ہوتا ہے اگر یہ ممکن نہ ہو تو اس وقت تک اس کی تشہیر کی جائے جب تک مالک کے آنے کا گمان ہو اور جب مالک کے آنے سے مایوسی ہو جائے تو ایسی صورت میں ان اشیاء کو ان کے اصل مالکان کی طرف سے صدقہ کیا جائے اور اگر خود لقطہ پانے والا مستحق ہو تو وہ خود بھی رکھ سکتا ہے۔

کما فی الفقہ الاسلامی وادلتہ: ولقولہ علیہ السلام من حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ "لاتحل اللقطۃ، فمن التقط شیأ فلیعرف سنۃ فان جاء صاحبہا فلیردھا علیہ وان لم یأت فلیتصدق الخ" (جلد ۵ ص ۷۸۱)۔

وفی الہدایۃ: اللقطۃ أمانۃ اذا اشہد الملتقط أنہ یأخذھا لیحفظھا ویردھا علی صاحبہا لأن الأخذ علی ھذا الوجہ مأذون فیہ شرعاً بل ھو الأفضل عند عامۃ العلماء وھو الواجب اذا خاف الضیاع علی ما قالوا الخ۔ (جلد ۲ ص ۶۱۳)۔

واللہ أعلم بالصواب

محمد عبدالواحد عفا اللہ عنہ

دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی

۱۱ صفر المظفر ۱۴۳۲ھ۔

الجواب صحیح

[illegible]

دار الافتاء جامعہ بنوریہ

۱۳ صفر المظفر ۱۴۳۲

الجواب صحیح

[illegible]

دار الافتاء جامعہ بنوریہ

۱۲ صفر ۱۴۳۲

دار الافتاء ۹۷۹۵ ۱۱/۲/۱۴۳۲

[illegible]

15/2/11